72880 ـ حرام و حلال اشياء كے كيفے كى كمائى كھانے كا حكم

سوال

كيفے كى آمدنى سے آنے والے مال كا حكم كيا ہے، ميں يہاں چند ايك امور كى وضاحت كرتا ہوں:

1 ـ ڈس كا استعمال كيا جاتا ہے، اور يہاں فحش گانے اور فٹ بال ميچ ہى ديكھے جاتے ہيں.

2 ـ شطرنج كھيلى جاتى ہے، اور گاہك اس طرح آپس ميں كھيلتے ہيں كہ ہارنے والا كھانے پينے كے اخراجات ادا كريگا، يا پھر جيتنے والے كو رقم دےگا، اور اس ميں كيفے كا بھى حصہ ہوگا.

3 ـ بہت زيادہ حقہ نوش كيا جاتا ہے.

4 ـ نوجوان آكر صرف اس ليے بيٹھتے ہيں كہ آنے جانے والى عورتوں كو ديكھيں، جن ميں اكثر بے پرد ہوتى ہيں.

5 ـ كيفے ميں بيٹھے افراد ايك دوسرے كو بہت ہى گندہ مذاق اور گرے ہوئے بازارى الفاظ استعمال كرتے ہيں.

اب سوال يہ ہے كہ: كيا اس كيفے كى آمدنى حلال اور حرام مال سے مختلط ہوگى ؟

اور كيا ميں اس مال كو كھا سكتا ہوں، ميں كوئى كام نہيں كرتا، يہ علم ميں رہے كہ يہ كيفے ميرے والد صاحب كى ملكيت ہے، اور وہى اسے چلاتے ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مذكورہ طريقہ سے ڈش اور كيبل كا استعمال كرنا، اور حقہ نوشى كرنا، اور جوا كھيلنا اور قمار بازى، اور ايك دوسرے كو گندے الفاظ بولنا، اور بے پرد عورتيں ديكھنا، يہ سب كچھ حرام اشياء ميں شامل ہوتا ہے، اور اس كا گناہ ہر اس شخص پر ہے جو اس كا خود مرتكب ہو، يا پھر اس ميں تعاون كرتا ہو، يا اسے ديكھ كر اس سے منع نہ كرے اور انہيں ايسا كرنے دے.

اور بلا شك و شبہ ان حرام اشياء كا ارتكاب كرنے كےليے كفيے كھولنا حرام ہے، اور ان اعمال كى بنا پر ، يا ايسا كرنے كى اجازت دينے سے اس كيفے كى جو آمدنى ہو گى وہ بھى حرام ہے.

كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور تم نيكى و بھلائى كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كرتے رہا كرو، اور گناہ و برائى اور ظلم و زيادتى ميں ايك

دوسرے كا تعاون نہ كرو اور اللہ تعالى سے ڈر كر تقوى اختيار كرو يقينا اللہ تعالى سخت سزا دينے والا ہے المآئدۃ (2).

اور ايك دوسرے مقام پر اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور اللہ تعالى اپنى كتاب ميں تم پر اپنا يہ حكم نازل كر چكا ہے كہ جب تم كسى مجلس والوں كو اللہ تعالى كى آيات كے ساتھ كفر كرتے ہوئے يا اس كا مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع ميں ان كے ساتھ نہ بيٹھو! جب تك كہ وہ اس كے علاوہ اور باتيں نہ كرنے لگيں، (ورنہ) تم بھى اس وقت انہى جيسے ہو، يقينا اللہ تعالى سب منافقوں اور تمام كافروں كو جہنم ميں جمع كرنے والا ہے النساء (140).

قرطبى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" قولہ تعالى:

تو تم اس مجمع ميں ان كے ساتھ نہ بيٹھو جب تك وہ اس كے علاوہ اور باتيں نہ كرنے لگيں

يعنى كفر كے علاوہ دوسرى باتيں.

يقينا تم بھى اس وقت انہى جيسے ہو :

تو اس سے يہ علم ہوا كہ گناہ و معاصى كے مرتكب افراد سے جب برائى ظاہر اور واضح ہو رہى ہو تو پھر ان سے اجتناب كرنا واجب ہے، كيونكہ جو ان سے اجتناب نہيں كريگا تو وہ ان كے اس فعل پر راضى ہے، اور كفر پر راضى ہونا بھى كفر ہے.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

يقينا تم اس وقت انہى جيسے ہو .

تو جو شخص بھى ان كے ساتھ معصيت اور گناہ كى مجلس ميں بيٹھے اور وہ اس برائى سے انہيں منع نہ كرے تو گناہ ميں وہ بھى ان كے ساتھ برابر كا شريك ہے.

جب وہ معصيت كا ارتكاب كريں، اور معصيت و نافرمانى كى بات كريں تو انہيں اس سے منع كرنا واجب ہے، اور اگر وہ انہيں منع كرنے كى استطاعت نہيں ركھتا تو پھر وہ وہاں سے اٹھ جائے تا كہ وہ بھى اس آيت كے تحت انہى لوگوں ميں شامل نہ ہو جائے " انتہى.

اور حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اور یقینا جب اللہ سبحانہ وتعالی کوئی چیز کھانا حرام کرتے ہیں تو اس کی قیمت بھی حرام کرتے ہیں "

مسند احمد اور سنن ابو داود حدیث نمبر (3026) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر (5107) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

شطرنج اور لڈو وغیرہ کھیلنے کی حرمت کے متعلق آپ سوال نمبر (14095) اور (22305) کے جواب میں دیکھیں.

اور یہ کھیل ہارنے والے کا جیتنے والے کو رقم دینا، یا ہارنے والے شخص کا کھانے پینے کے بل کی ادائگی کرنا قمار بازی اور جوا میں شامل ہوتی ہے، اس کی تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (20962) کے جواب کا مطالعہ کریں.

دوم:

اگر آپ کے والد کی کمائی کا کوئی اور بھی ذریعہ ہو، یا پھر اس کیفے میں وہ اشیاء بھی ہوں جنہیں فروخت کرنا مباح و جائز ہے، مثلا چائے، قہوہ وغیرہ تو آپ کے والد کی کمائی کا مال مخلوط ہے جس میں حلال اور حرام دونوں ہی ملے ہوئے ہیں، جب آپ ضرورتمند ہوں تو اس مال کو کھانے اور استعمال کرنے میں آپ کے لیے کوئی حرج نہیں، لیکن ورع و تقوی یہی ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے.

حاشیۃ الدسوقی میں لکھا ہے:

" آپ کے علم میں رہے کہ جس کے مال کا اکثر حصہ حلال ہو اور اس میں کم مقدار حرام کی ہو تو معتبر یہی ہے کہ اس کے ساتھ لین دین کرنا اور قرض لینا اور اس کے مال سے کھانا جائز ہے....

لیکن جس شخص کا زیادہ مال حرام ہو اور اس میں حلال مال کی مقدار کم ہو تو پھر اس میں معتبر یہی ہے کہ اس کے ساتھ لین دین کرنا، اور اس کے مال سے کھانا اور قرض کے معاملات کرنا مکروہ ہیں.

اور جس شخص کا سار مال ہی حرام ہو، اور وہ اس حرام میں مستغرق ہو تو ایسے شخص سے لین دین اور معاملات نہیں کیے جائینگے، اور اس کے ساتھ مالی تصرف وغیرہ کرنے سے باز رہا جائیگا " انتہی.

دیکھیں: حاشیۃ الدسوقی (3 / 277).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اگر والد کی کمائی حرام ہو تو اسے وعظ و نصحیت کرنی واجب ہے، یا تو آپ خود اسے نصیحت کریں، اگر آپ خود ایسا کرنے کی استطاعت رکھتے ہوں، یا پھر اہل علم میں سے کسی عالم دین سے تعاون حاصل کریں جو اسے نصیحت کرے، یا اس کے کسی دوست و احباب سے تعاون لیں ہو سکتا ہے وہ اسے کچھ سمجھا کر اسے اس حرام کمائی سے باز رہنے اور ترک کرنے پر راضی کر سکیں.

اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو پھر آپ کے لیے بقدر ضرورت اس کے مال سے کھانا جائز ہے، اور اس حالت میں آپ پر کوئی گناہ نہیں ہوگا، لیکن آپ کو اس حالت میں بھی اپنی ضرورت سے زیادہ مال نہیں لینا چاہیے، تا کہ حرام کمائی والے شخص کے مال سے کھانے کے جواز کا شبہ پیدا نہ ہو " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (3 / 452).

مزید معلومات کے حصول کے لیے آپ سوال نمبر (45018) اور سوال نمبر (21701) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کے والد کو ہدایت نصیب فرمائے، اور اس کی حالت کی اصلاح کرے، اور آپ کو رزق حلال نصیب فرما کر اس میں برکت عطا کرے.

واللہ اعلم .